PIDE پالیسی نکتہ نظر

پائیڈ کی تحقیق سے اخذ شدہ پالیسی پیغامات

شمارہ نمبر 1 — جولائی 2006

غرباء کی فلاح و ترقی کے لئے داخلی تجارت کا فروغ

PIDE ڈائریکٹر اور عملہ کے منتخب کردہ موضوع کا احاطہ کرنے کے لئے پاکستان کی دو اہم خصوصیات قابل توجہ ہیں۔ اوّل پاکستان 16 کروڑ عوام پر مشتمل ایک بہت بڑی منڈی ہے۔ پیداوار اور برآمدات پر توجہ مرتکز رہنے کی وجہ سے، کئی دہائیوں سے اس حقیقت کو پالیسی سازی میں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے[1]۔ دوم کثرتِ آبادی اور شرح افزائش میں تیزی کی وجہ سے آبادی کا بہت بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے جو کہ موجودہ صدی میں برسرِ پیکار رہے گا۔ 50 فیصد آبادی 20 برس سے کم عمر ہے[2]۔ تعلیمی پھیلاؤ میں سست رفتاری کی وجہ سے آبادی کا یہ کثیر حصہ بڑی حد تک بے ہنر ہے۔ نتیجتاً ان کے لئے روزگار کے مواقع بھی محدود ہیں۔

طبقۂ غرباء کی فلاح کے لئے داخلی تجارت اہم ترین ذریعہ ہے۔ فی الحال، یہ کام کے قابل آبادی (Labour Force) کے 40 فیصد حصے کو روزگار دیئے ہوئے ہے اور مجموعی قومی پیداوار (GDP) میں اس کا حصہ 52 فیصد ہے۔ مناسب ماحول میسر ہونے کی صورت میں ہمارے اندازے کے مطابق اس شرح نمو میں کم از کم 2 فیصد پوائنٹس کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس شعبے میں کام میں تیزی کی وجہ سے روزگار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ منصوبے پر عمل درآمد کے لئے تعمیراتی کام، ہوٹلز (Hotels) کی ترقی، خوردہ فروشی، آمدورفت، گودام و ذخائر اور دیگر خدمات کی صنعتوں میں اضافے کی ضرورت ہوگی۔ روزگار پر اس کا اثر کسی بھی دوسرے شعبے میں سرمایہ کاری سے زیادہ ہوگا۔

ان خیالات کا واضح تعین کرنے کے لئے تاریخی ثبوت مندرجہ ذیل پانچ نکات کے گواہ ہیں۔

نکتہ نمبر 1: لین دین / تجارت وہ اصل انسانی عمل ہے جو تخلیق و جدّت کی اساس ہے۔ صنعت، منظم زراعت اور داخلی تجارت سے بھی کہیں پہلے سے لوگ لین دین کرتے آرہے ہیں۔ اصل میں یہ لین دین ہی تھا جس نے صنعتی انقلاب سمیت ہر طرح کی جدّت کی راہ ہموار کی۔ یاد رہے کہ صنعتی انقلاب سے بہت پہلے انگلستان کو "بیوپاریوں کی قوم" کہا جاتا تھا۔ اسی لین دین اور بیوپار نے انگلستان کو سلطنت کے نظام کی طرف دھکیلا۔

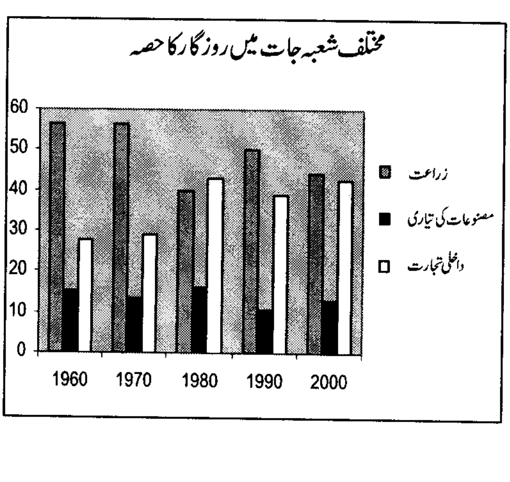

---

1. ندیم الحق۔ سوداگری اور منصوبہ بندی سے آگے: پاکستان کی ترقی کی حکمتِ عملی کا جائزہ۔ افتتاحی لیکچر۔ PIDE۔ 12 اپریل 2006۔

2. دُرِ نایاب۔ Demographic منافع یا پاکستان کے لئے خطرہ؟ PIDE ورکنگ پیپرز 2006۔ (جلد متوقع)

نکتہ نمبر 2: کھلی / آزاد منڈیاں معاشی عمل کو منظم کرتی ہیں۔ صارفین کی طلب کھلی اور مسابقانہ منڈیوں میں سامنے آتی ہے۔ اس طلب سے، صنعتکار پیداواری اشیاء کی ضرورت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ جس صنعت کی بنیاد ایسی منڈیوں میں نہیں رکھی جاتی وہ وقت اور مسابقت کے امتحان پر پوری نہیں اترتیں۔

نکتہ نمبر 3: صارفین کی ترجیحات پر چلنے والی منڈیوں میں مارکہ جات وجود میں آتے ہیں۔ آزاد معیشتوں میں مقامی مسابقت، جدید کاروباری عمل، شاخوں کے جال اور کاروباری نمو کو پھیلاؤ ملتا ہے۔ مقامی منڈیوں کے امتحان پر پورا اترنے کے بعد یہ مارکہ جات اور کاروباری جدّت رکھنے والی سرگرمیاں باہر برآمد کی جاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل مثال اس تصور کی صریحاً وضاحت کرتی ہے۔ مکڈونلڈ (McDonald) نے خود کو پہلے شکاگو میں قائم کیا۔ وہاں سے وہ Illinois اور متحدہ امریکہ میں پھیلائی گئی اور وہاں قائم ہونے کے بعد اسے بین الاقوامی سطح پر لایا گیا۔

نکتہ نمبر 4: مقامی تجارت اور منڈیوں کے لئے ناگزیر صنعتیں ہی "باقی" رہتی ہیں۔ یعنی کہ ایک طرح سے دیکھا جائے تو وہ صنعتیں جو مقامی ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور مقامی صارفین کے ہاتھوں مسلسل آزمائی جاتی ہیں وہ ان منڈیوں سے نکل کر برآمدی وجود بن جاتی ہیں۔ (اس کے برعکس) وہ صنعتیں جو صرف کسی دوسرے علاقے سے منتقل کی جاتی ہیں اور مقامی منڈی کا لازمی عضو نہیں بن پاتیں، امدادی قیمت یا محرک کی ناکامی کی صورت میں بالکل ختم ہو جاتی ہیں۔ مقامی منڈی میں اجنبی صنعتکاری جڑ نہیں پکڑتی۔ اس کی کئی مثالیں ہیں۔ افریقہ میں بہت سی صنعتوں کی منتقلی ناکام رہی خود ہمارے ہاں جی ٹی روڈ پر کالا شاہ کاکو کی واضح مثال ہے۔

نکتہ نمبر 5: تجارت کے لئے موافقانہ ماحول فراہم کرنے والے شہروں اور منڈیوں میں ہی کاروبار پھیلتے ہیں۔ انہی موافقانہ ماحول مہیا کرنے والے شہروں اور قصبوں میں جدّت نے جنم لیا، جہاں تاریخ بنائی گئی۔

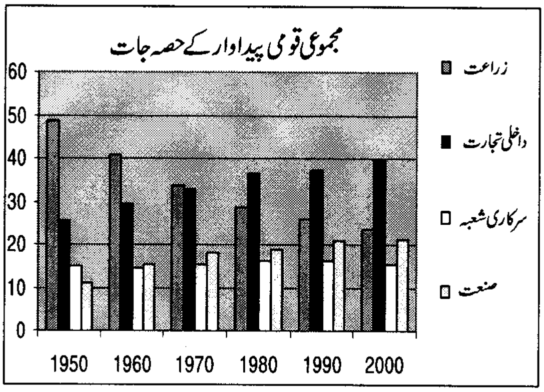

ایک طویل عرصے سے پاکستان کی غیر معتدل پالیسی رہی ہے۔ ہم نے داخلی تجارت کو نظر انداز کر کے صنعت و برآمدات کو ترقی دی ہے۔ اس خلافِ تجارت رجحان کا خاتمہ کرنے کی ضرورت ہے۔

داخلی تجارت کی راہ میں شدید رکاوٹیں ہیں[3]۔ اس دباؤ کی علامات ہر طرف نظر آتی ہیں۔

(1) پاکستان کے ہر شہر میں دفتری جگہوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کا ثبوت ہر گلی محلے میں مل سکتا ہے جہاں کمروں اور برآمدوں کو دفاتر میں تبدیل کیا گیا ہے۔

(2) خوردہ فروشی کے لئے جگہ کی ضرورت تمام منڈیوں میں نظر آتی ہے جہاں غلام گردشوں اور برآمدوں کو تنگ دکانوں میں بدل دیا گیا ہے۔ بڑے بڑے نمائشی کمروں اور زیادہ ذخیرہ کرنے والے تجارتی مراکز (Department Stores)

3. ندیم الحق اور عزہ وقار - داخلی تجارت - گمشدہ کڑی۔

کے لئے کوئی گنجائش نہیں گوداموں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ شہروں میں اس کے لئے کوئی جگہ مختص نہیں کی جاتی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے قدیم شراب کشید خانے اثاثے کے طور پر محفوظ کرنے کی بجائے گوداموں کی نذر ہیں۔ ذخیرہ کرنے کے لئے گنجائش نکالنا حکومت کا کام سمجھا جاتا ہے۔ اصل میں تو پاکستان جیسے زرعی ملک کے لئے نجی سطح پر اس عمل کو پھلنا پھولنا چاہیے جو مستقبل کی ترقی پذیر منڈیوں کے لئے ترقی کا باعث ہو۔ ایسی ترقی سے کسانوں کو مزید نقصان سے بچنے کے مواقع ہونگے جن کی شدید ضرورت ہے۔

(3) ہماری منڈیاں اور بازار، مفلسی اور پسماندگی کی وجہ سے خریداری کو ایک دشوار اور ناخوشگوار تجربہ بنا دیتی ہیں۔

داخلی پالیسی کی ترقی میں اہم رکاوٹیں کیا ہیں؟

(1) جیسا کہ مشہور ہے، پاکستان میں مالکانہ حقوق کی وضاحت اور ان کا نفاذ کمزور ہے، استحقاق اراضی محفوظ نہیں۔ جس کی وجہ سے داخلی تجارت سمیت ہر سرگرمی کے لئے آگے بڑھنے کی راہ پانا دشوار ہے۔

(2) شہری علاقہ جات کی تقسیم داخلی تجارت کے لئے انتہائی ناموافق ہے۔ تجارتی سرگرمیوں کے لئے ناکافی جگہ مختص کی جاتی ہے۔ اگر ہو بھی تو تجارتی کاروائی بذاتِ خود اس قدر گھمبیر اور گراں قیمت ہے۔ اونچائی اور گنجائی کی پابندیاں ہیں۔ مختصر یہ کہ تجارتی تعمیرات کا کام ممنوع حد تک گراں کر دیا گیا ہے۔

(3) پٹے داری کے قدیم قوانین جو کہ حامل اسامی کو از حد تحفظ دیتے ہیں وہ تجارتی ملکیت اور ترقی کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

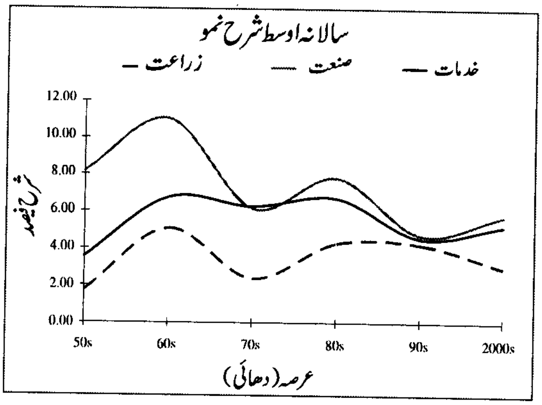

(4) ان تینوں نکات کی روشنی میں، بنک تجارتی تعمیرات میں سرمایہ کاری سے لرزاں رہتے ہیں۔

(5) زرعی منڈیاں شدید بے ضابطگیوں کا شکار رہتی ہیں۔ قیمتیں، منڈی کی جگہ، گودام وغیرہ پر حکومت کی گرفت رہتی ہے۔ جب تک حکومت اس کردار سے سبکدوش نہیں ہوگی نجی زرعی منڈیاں اور گودام نہیں بن سکیں گے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے کئی قصبے شروع میں ایک چھوٹی منڈی اور گوداموں کے مراکز تھے۔ ہمیں منڈی اور گودام کو قصبے کی اہم سرگرمی کے طور پر از سرِ نو زندہ کرنا ہو گا۔

(6) حکومت نے بڑی تعداد میں صنعتی پارک قائم کئے ہیں مگر خوردہ فروشی کے دفاتر اور گوداموں کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ غالباً ہمیں اس طرف سوچنا چاہیے۔

(7) امن وقانون کا مسئلہ اور میثاق ومعاہدے کی دشواریاں صنعت سے کہیں زیادہ خوردہ فروشی اور گوداموں کی فراہمی کو متاثر کرتی ہیں داخلی تجارت کے لئے موافق ماحول کی ضرورت ہے۔

(8) بہت سی پرانی منڈیاں ناگفتہ بہ حالت میں ہیں۔ ان کی از سرِ نو تعمیر سے روزگار اور دیگر سرگرمیوں کو نیا آغاز ملے گا۔

ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

ترقی کے مظاہر شہروں میں نظر آتے ہیں اور داخلی تجارت پر بہت انحصار رکھتے ہیں۔ بلاشبہ، شہروں کو اپنی وسعت و گہرائی کا ادراک کرنے اور بین الاقوامی منڈی سے معقول اشارات پانے کے لئے آزاد معیشت کو برقرار رکھنا ہوگا۔ ایسے شہر اور کھلی منڈیاں تیزی سے ترقی کرتی ہیں جو علم کے عالمی ذخیرہ سے مستفید ہوتی ہیں اور ایسی کاروباری سرگرمیاں اور مارکہ جات (Brand Names) پالیتی ہیں جس سے عالمی منڈی میں مسابقت کرسکیں۔

(1) تمام شہروں اور چھوٹے قصبوں کی انتظامیہ کو داخلی تجارت کی اہمیت کا احساس دلانے کی ضرورت ہے۔

(2) ہر انتظامیہ کو علاقائی تقسیم اور تجارتی طریقوں کے اصولوں اور ضابطوں کا جائزہ لینا ہوگا تاکہ تجارتی ترقی کی راہ ہموار ہو۔

(3) ضلع کے ہر بڑے قصبے کو مندرجہ ذیل کے قیام پر زور دینا چاہیے۔

(i) زرعی پیداوار کی منڈی

(ii) ذخیرے

(iii) گودام، جدید تجارتی شاہراہیں

(iv) دقیانوسی اور قدیم طرز کی تجارتی سرگرمیوں میں بہتری

(v) ہوٹل اور تفریحی مقامات تھیٹر، سینما وغیرہ

(vi) کھیل اور ثقافت

(vii) چھوٹے ٹھیلے، کھوکھے، ریڑھیاں

(viii) دفاتر اور چھوٹے کمروں پر مشتمل عمارتی سلسلے جو کاروباری ضلعوں سے ملحق ہوں۔

(4) ٹیکس اور دیگر حکومتی پالیسیوں کے معاملے میں تجارتی سرگرمیوں کو صنعتوں کے برابر مقام دینا۔

داخلی تجارت کو غریبوں کے موافق بنانے کے لئے غریب تاجر مالکان کو پاکستان کے تمام شہروں کے بہترین علاقوں میں جگہ مہیا کرنا۔ اب تک کسی بڑے بازار مثلاً لاہور کی لبرٹی، یا اسلام آباد میں سپر مارکیٹ، یا کراچی کی ڈیفنس مارکیٹ میں غریب تاجر مالکان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر بنکاک اور سنگاپور نے کیوں کر اور کیسے کھوکھوں اور چھوٹے سٹال کے لئے جگہ بنائی (جب کہ پاکستان میں یہ سرکاری طور پر منع ہے)۔

داخلی کاروبار کی ترقی سے پاکستان کو نہ صرف اپنی وسیع منڈی کو استعمال میں لانے کا بھرپور موقع ملے گا بلکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ اس وجہ سے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ داخلی تجارت میں ترقی کے لئے پالیسی کا بنیادی خاکہ اختیار کیا جائے۔ حکومت کی تمام سطحوں پر داخلی تجارت کی ترقی کے لئے اشتراک بھی ایک ترجیحی معاملہ ہے۔

تیارکنندہ: ڈاکٹر ندیم الحق، ڈائریکٹر، پائیڈ، اسلام آباد۔

تحقیقی حوالہ جات اور مزید مواد PIDE کی ویب سائٹ (Website) پر موجود ہے۔

www.pide.org.pk

ای میل: publications@pide.org.pk

ڈاک کا پتہ: پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیویلپمنٹ اکنامکس،
قائداعظم یونیورسٹی کیمپس، اسلام آباد 45320، پاکستان

ٹیلی فون: +92-51-9209419